روحانی طلبہ جماعت پاکستان

خلیفہ محمد حسن اوٹھو طاہری

یقیناً یہ عاجز سمجھتا ہے کہ جماعت کے کہنہ افراد اس مضمون کے عنوان کو دیکھتے ہی روحانی طلبہ جماعت کے پرانے تصور کو اپنے ذہن میں لے آئیں گے۔ کہ ہاں یہ وہی جماعت ہے جسے کہ عرصہ دراز سے سنتے دیکھتے آئے ہیں۔ مگر اس عاجز کا اس موضوع پر قلم اٹھانے کا ارادہ اس لئے ہوا کہ جماعت کے اہل ذکر حضرات اور ان کی نئی نسل کے نوجوانوں کا میرے حضرت کی اس عالمگیر اصلاحی تنظیم کے ساتھ وہ تعلق وتعاون نظر نہیں آتا جس سے روحانی طلبہ جماعت کی افرادی قوت اور کام میں ترقی ہو اور مسلم طلبہ تک اپنے پیغام کو عام کر سکیں۔ 1975ء سے اب تک ہر تعلیمی ادارے میں یونٹ یا روحانی طلبہ جماعت کی برانچ کا قیام ہونا چاہیے تھا مگر یہ محسوس کیا گیا ہے کہ پرانی برانچوں یا ضلعی صوبائی اور مرکزی تنظیم کے عہدیداروں کے انتخاب کے وقت مناسب اور ریگولرز پڑھنے والے طلبہ میں عہدیداران کو ڈھونڈنے میں بڑی دقت محسوس ہوتی ہے۔ شاید جمیعت علماء طاہریہ اور جماعت اصلاح المسلمین کے اراکین اپنے اپنے تنظیمی کام میں اتنے مصروف ہو گئے ہیں کہ روحانی طلبہ جماعت پر ان کا دست شفقت بڑھتا ہوا نظر نہیں آتا جس وجہ سے یہ کمی محسوس ہو رہی ہے اسلئے عاجز کے دل نے چاہا کہ ان نوجوانوں کا اور روحانی جماعت کا تذکرہ چھیڑ کر ان کی محبت کو اندر مین دوبارہ لانے کی کوشش کروں جن کے ساتھ حضور قبلہ عالم سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کا بے حد پیار تھا اور حضور قبلہ عالم محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی بھی ان سے محبت کرتے تھے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کہا تھا:

محبت ہے مجھے ان جوانوں سے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

مجدد دوراں سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم طلبہ کے ساتھ وہ پیار شفقت اور محبت کو جو ہمیشہ یادرہنے والی ہے۔ آپ نے جس وقت ان نوجوانوں کی طرف توجہ فرمائی اس وقت وہ مختلف سیاسی تنظیموں کے ساتھ وابستہ اپنی تعلیمی سرگرمیوں سے ہٹ کے سیاسی سرگرمیوں میں زیادہ مصروف رہتے تھے۔ آئے دن ہڑتالیں کرانا، کالج، اسکولز، اور بازاریں بند کرانا، ان کا مشغلہ بنا ہوا تھا، اساتذہ، والدین، اور عام شہری ان کی حرکتوں سے تنگ آ چکے تھے عین اس وقت جبکہ ہر فرد ان نوجوانوں سے نفرت کرنے لگا میرے حضرت حکیم الامت، رہبر شریعت پیر طریقت حضرت خواجہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے لئے محبت، پیار اور شفقت کا ہاتھ بڑھایا۔ مستقبل کے معماروں قوم کے اس عظیم سرمایہ (نوجوانوں) کو بچانے کے لئے تدابیر اور

کاوشیں اختیار کیں۔ مسلم طلبہ تک اپنا پیغام پہنچایا، انفرادی محنت اور دعوت کے بعد ان کو منظم کرنے کے لیے مسلم طلبہ کی عالمگیر تنظیم ''روحانی طلبہ جماعت'' کا قیام 1975ء میں عمل میں لایا۔ نوجوانوں میں اخوت ومحبت پیدا کرنے کے لئے آپ اکثر انہیں قلبی ذکر کی تلقین کے بعد یہ شعر پڑھ کر سناتے تھے کہ

دیکھئے شان خدا کا اس مکھی ناچیز نے اتفاق باہمی سے شہد پیدا کرلیا، متفق دیکھ کر قادر قیوم نے ان سب پر خلائق کو شیدا کیا ،اتحاد واتفاق سے رہنے اپنے تعلیم کا صحیح طرح اہتمام کرنے کی تاکید فرماتے تھے۔ الحمد للہ! آپ کی ان کاوشوں فیوضات و برکات کے نتیجے میں روحانی طلبہ جماعت ایک مثالی تنظیم ہو کر ابھری جس میں دین سے دور افراد نیکوکار صالح متقی پرہیز گار ،مبلغ دین بن کر تبلیغ اور طریقہ عالیہ کی اشاعت کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم کی طرف پوری توجہ دے کر اچھے ڈاکٹر اور انجنیر بن گئے اور اس وقت اچھے عہدوں پر فائض ہیں اور ساتھ میں خدمت خلق کا اہم فریضہ احسن طریقے سے ادا کر رہے ہیں، حضور قبلہ عالم سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جس ملک کی فوج وطلبہ صحیح ہونگے وہ ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا ۔الحمد للہ اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے طلبہ تک آپ نے اپنے پیغام کو پہنچایا اور طلبہ کے کردار اور اخلاق کو اس طرح سے تبدیل کردیا کہ وہ دوسروں کے لئے ایل نمونہ اور مثال بن گئے جب ان نوجوانوں میں یہ روحانی انقلاب آیا تو انہوں نے اپنے معاشرے اور ہر فرد کو متاثر کیا، خصوصاً ان کے اساتذہ اور تعلیمی اداروں کے سربراہ بھی متاثر ہوئے اور روحانی طلبہ جماعت کے کام، پیغام اور حضور سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے فیض وبرکات کی پرچار کئے بغیر نہیں رہ سکے۔

الحمد اللہ آج بھی حضور سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے عطا کردہ قائد وروحانی رہبر حضور اکرم ﷺ کے حقیقی نائب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ طاہریہ کے سالار حضور قبلہ عالم محبوب سجن سائیں دامت برکاتہم العالیہ نوجوانوں کی اس عالمگیر اصلاحی تنظیم (روحانی طلبہ جماعت) کے پلیٹ فارم پر نوجوان مسلم طلباء کو اکٹھا کرنے کی دن رات کوشش کر رہے ہیں۔ اور آپ کی نظر کرم سے نوجوانوں کی کافی تعداد آپ کے فیض وبرکات سے مستفید ہورہی ہے۔ جن اہل علم حضرات نے روحانی طلبہ جماعت کے کارکنوں کو قریب سے دیکھا ہے اب میں سے فارسی کے پروفیسر محترم محمد میاں سحر آفریدی سابق پرنسپل سائنس کالج سکرنڈ کے تاثرات ملاحظہ فرمائیں: ''روحانی طلبہ جماعت کا قیام ایک مستحسن اقدام ہے بفضلہ تعالیٰ یہ جماعت اپنی نوعیت کی انوکھی جماعت ہے اور اس جماعت کا سیاست سے کوئی تعلق یا واسطہ بالکل نہیں۔ روحانی طلبہ جماعت کے تمام کارکن اور عہدیداران سنت نبوی ﷺ کی پیروی کا پورا پورا خیال ہی نہیں کرتے بلکہ حتی المقدور سنت کے پابند ہیں اور تمام احکام شرعی اور فرائض کی ادائیگی میں ہمہ وقت کوشاں ہیں میرے خیال میں ان حضرات کو شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر زیبر ہے کہ:

خلاف پیغمبر کسے رہ گزیر   کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

روحانی طلبہ جماعت نواب شاہ کے تقریباً تمام عہدیداران اور کارکنان سے ملاقات کا مجھے شرف حاصل ہے یہ سب حضرات نہایت با اخلاق اور صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دین مصطفیٰ ﷺ کے سراج منیر معلوم ہوتے ہیں ۔ بلکہ یہی نہیں روحانی طلبہ جماعت کے عہدیدار وارا کین کو روزمرہ کی زندگی میں بھی میں نے بڑا اصول پسند پایا یہ لوگ لین دین کے کھرے اور حفظ مراتب کا خیال رکھتے ہیں ۔والسین اساتذہ کے فرمانبردار اور تمام بڑوں کا کماحقہ خیال کرتے ہیں بیہودہ باتوں سے پرہیز کرنا اور نیک کاموں میں پیش قدمی ان کی عادت ہے ۔ دین محمدی کا فروغ اس کی اشاعت وتبلیغ ان کا مقصد اولین ہے ۔ یہ روحانی طلبہ جماعت کی خاص اور بڑی خوبی ہے کہ یہ کسی سے کسی قسم کا چندہ وغیرہ نہیں لیتے روحانی اقدار واوصاف کی ترویج وترقی ان کی دلی خواہش ہے انہیں ہمہ وقت یہی لگن اور شوق ہے کہ ذکر الٰہی کرتے رہیں ۔محبت وعشق رسول ﷺ سے سینے لبریز ہوں، حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ تمام حقوق العباد بھی ادا ہوتے رہیں ۔ یہ تمام ملک وملت کے بھی بڑے خیر خواہ ہیں ۔میری دلی تمنا اور بارگاہ رب العزت میں تہہ دل سے دعا ہیکہ یا اللہ تو اپنے کرم خاص سے روحانی طلبہ جماعت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرما۔ اور اس کے تمام کارکنان کو اپنے حفظ وامان میں باصحت رکھتا کہ یہ لوگ تیرا ذکر زیادہ کرتے رہیں اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کی محبت سے ان کے دلوں کو ہمیشہ معمور رکھ۔'' اس کے علاوہ کئی دیگر افراد کے تاثرات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے قوم کے اس عظیم سرمایہ مسلم نوجوانوں کی اس خستہ حالی سے ناامید نہ ہوئے بقول علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے :

نہیں نا امید اقبال اپنی کشت ویراں سے   ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

آپ کی توجہ اخلاق عالیہ فیوض وبرکات اور دست شفقت نے مسلم نوجوانوں کو مستفیذ کیا مگر آپ کی خدمت اقدس میں روحانی طلبہ جماعت کے اس عظیم قائد کی زیارت اور صحبت کے لئے غیر مسلم طلباء بھی حاضر ہوتے تھے اور وہ بھی آپ کے فیوضات و برکات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ روحانی طلبہ جماعت برانچ نواب شاہ کے توصل کے سے آپ کی خدمت میں ایک ہندو نوجوان آئے اور مشرف بہ اسلام ہوئے ان کا نام آپ نے محمد علی رکھا پہلے وہ خاک روب تھا۔ حضرت صاحب کی بیعت کے بعد اسے ہوائی اڈے پر ملازمت ملی مسلمانوں میں اس کی شادی ہوئی، اسے اولا دہوا، آپ باشرع ہیں، اور اس وقت حیدرآباد میں مقیم ہیں ۔الحمد للہ حضور سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اور تربیت سے روحانی طلبہ جماعت کے اراکین نے اپنے تنظیمی فرائض کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم کی طرف بھی پوری توجہ دی، اچھے نمبروں سے اپنی تعلیم سے فارغ ہوئے، اب اچھے عہدوں پر فائض ہیں ۔محترم سعید احمد مغل جو اس وقت روحانی طلبہ جماعت برانچ نوابشاہ کے عہدیدار تھے ان کے

تاثرات ملاحظہ فرمائیں: ''یہ عاجز اس جماعت میں شریک ہونے سے پہلے بالکل بے نمازی تھا اور اگر نماز پڑھتا تھا تو وہ بھی کبھی کبھی اور قرآن مجید بھی نہیں پڑھتا تھا اور سوائے نشہ اور جوا کے اور سب شیطانی کام کرتا تھا جس کی وجہ سے دل کو بھی سکون نہیں ملتا تھا۔ دل بلکل مردہ ہو چکا تھا۔ یہ سنا تھا کہ انسان کے سینے میں دل ہے لیکن اس کی دھڑکن نہیں سنی تھی اور نہ ہی یہ خبر تھی کہ اس میں اتنی قوت ہے دل اور دماغ شیطان کا کارخانہ بنے ہوئے تھے نہ گھر میں عزت تھی نہ باہر دوستوں میں مختصر یہ کہ یہ عاجز گندی نالی کا کیڑا تھا اور اب اس عاجز کا شمار مسجد کو آباد کرنے والوں میں ہے۔ یہ عاجز خداوند کریم کا شکر گزار ہے جس نے مجھے اللہ والوں سے ملادیا۔ یہ عاجز اس جماعت میں شریک ہونے سے پہلے خود کو بدقسمت سمجھتا تھا کیونکہ دلی سکون نہیں تھا ۔لیکن اس جماعت میں شمولیت اختیار کرنے کے بعد اپنی قسمت پر فخر کرتا ہے وہ اس لئے کہ ساری دنیا سکون کے کے لئے کاروبار اور تکلیف کر رہی ہے اور ان کو سکون نہیں مل رہا اور ہم کو بغیر کسی تکلیف اور خرچ کے اتنی بڑی سولت مل گئی ہے جو نہ دنیا میں ختم ہوگی نہ آخرت میں اس جماعت کا ہر فرد اچھے اخلاق کا مالک ہیا ور سب پر ایک رنگ ہے اور آپس میں بڑا اتحاد ہیاس جماعت میں اخلاق اور اللہ تعالیٰ کی رضا دونوں شامل ہیں، جس کی وجہ سے یہ جماعت تیزی سے کام کر رہی ہے۔ یہ عاجز بھی دوستوں کا اخلاق دیکھ کر اس جماعت میں شامل ہوا ہے کیونکہ جب خدمت گاروں کا یہ حال ہے تو سرکار کا عالم کیا ہوگا، آج خدا کے فضل وکرم سے اور آپ بزرگوں کی دعاؤں سے اس عاجز کی بڑے چھوٹے عزت کرتے ہیں اور زندگی بڑے آرام سے گزررہی ہے ہم سب یہ اللہ والوں کا احسان کبھی نہیں بھول سکتے۔''

ملت اسلامیہ کے لئے نوجوانوں کے لئے لمحہ فکر وعمل

ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

نبی اکرم نور مجسم ﷺ کے زمانہ پہ نظر ڈالنے ست معلوم ہوتا ہے کہ بوڑھے آپ ﷺ کی دعوت راہ میں بڑی رکاوٹ تھے ۔نوجوان ان کے اشاروں پہ آپ ﷺ اور ان کے ساتھیوں کو تکلیف اور ایذاء پہنچاتے تھے ۔آپ ﷺ کے عاشق صادق حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تپتی ہوئی ریت پر لٹانے والے نوجوان ہی تھےجو بڑوں کے اشاروں پر عاشق رسول ﷺ کو ستا رہے تھے ۔لیکن دوسری طرف رسول اکرم ﷺ کے ابتدائی ساتھیوں کی لسٹ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دس سال کا ،کوئی اٹھارہ سال کا، کوئی بیس سال کا تھا۔ زیادہ سے زیادہ تیس یا پینتیس سال کی عمر کے تھے۔ جو اسلام پر ثابت قدم رہے اور رسول اکرم ﷺ کا سچا ساتھ دے کر ایک ایسا عظیم انقلاب لائے جو صدیوں تک قائم رہا۔ جس کا اثر آج بھی ہے اور قیامت تک اس کا اثر جاری رہے گا۔ آئیں! رسول اکرم ﷺ کے ان ساتھیوں پر نظر ڈالیں جنہوں نے حبیب خدا ﷺ کی

اطاعت دل و جان سے کی اور ہمیشہ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا رہے۔

پہلا نوجوان جس نے اوّل اسلام قبول کیا وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تھے۔ جب آقا ماندار ﷺ نے انہیں کلمہ شہادت پڑھنے کی دعوت دی تو تھوڑی دیر سوچنے کے بعد کلمہ پڑھ کر غلامان مصطفیٰ ﷺ میں شامل ہو گئے۔ آگے چل کر بڑے بڑے کافروں کو شکستیں دیں۔ اسد اللہ اور فاتح خیبر جیسے القاب حاصل کیے۔ الغرض ماضی کا نوجوان حبیب خدا ﷺ کی محبت و اطاعت میں بے مثال تھا۔ اگر انہیں اطاعت کا پیکر کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ اس کا ادنیٰ مثال ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ بھی ہیں۔ جن راہوں سے آپ ﷺ گزرتے تھے تو وہ آپ ﷺ کے قدموں کے نشان ڈھونڈتے ان راہوں پر چلنے کی کوشش کرتے تھے۔ سبحان اللہ اس حد تک اطاعت تھی لیکن افسوس کہ آج ملت اسلامیہ کے نوجوان نے نظریاتی طرح نہیں بلکہ عملی طرح بھی حضور ﷺ کی مخالفت کی ہے۔ اگر حضور ﷺ نے بیٹھ کر کھانے پینے کا حکم فرمایا ہے تو مسلم نوجوان کھڑے ہو کر کھاتے پیتے ہیں۔ اگر حضور ﷺ نے مشرکوں جیسی وضع قطع سے منع فرمایا ہے تو آج کا مسلم نوجوان غیروں کی تقلید پر فخر کرتا ہے۔ اگر کوئی انہیں منع کرتا ہے تو انہیں تنگ نظر وغیرہ کے القاب دے دیتے ہے۔ کہتے ہیں لوگ آسمانوں پر پہنچ گئے ہیں آپ ہمیں زمین پر چلنے نہیں دیں گے اور حود کو ترقی کی راہ پر گامزن تصور کرتے ہیں حالانکہ ڈاکٹر محمد اقبال نے فرمایا ہے ”مسلمانوں نے اگر فرنگی بن کر ترقی کی تو یہ فرنگی کی ترقی ہے مسلمانوں کی نہیں“

ماضی کے مسلم نوجوان جذبہ سے سرشار صبر و استقامت کے پیکر تھے۔ انہین اپنی جان سے زیادی عزیز اسلام اور اسلام کا لانے والا تھا۔ ایسے مسلم نوجوانوں میں سے دو کمسن بھائی معوذ و معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنھما مشہور ہیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے بڑے دشمن ابوجہل کو جہنم رسید کیا۔ مسلمانوں کے سپہ سالار عقبہ بن نافع نے آفریقہ کا علاقہ فتح کیا حالانکہ خشکی ختم ہو گئی۔ اسپین میں نوجوان سپہ سالار طارق بن زیاد نے مٹھی بھر مجاہدوں سے لاکھوں کے شلکر کو شکست دی۔ 19 سالہ نوجوان محمد بن قاسم نے سندھ کا علاقہ اس وقت فتح کیا جس وقت یہاں جہالت عروج پر تھی۔ جہالت کے دور مین مسلمان نوجوان کرنوں کی طرح چمکے اسپین میں علم کی روشنی پہنچا ور سندھ کو امن اور سلامتی والا مذہب ملا اور اسے باب الاسلام کا لقب حاصل ہوا جب مسلم نوجوان حاکم محمد بن قاسم واپس جانے لگے تو مقامی لوگوں نے آپ کو روکنے کی بڑی کوشش کی۔ جب وہ واپس ہونے لگے تو لاکھوں کی آنکھیں اشک بار ہونے گئیں ان مسلم نوجوانوں نے اپنے حسن اخلاق اور بے داغ کردار سے لوگوں کی دل کو موہ لیا۔ ایسے نوجوان ہی مسلمان کہلوانے کے حقدار تھے جو اخلاق و کردار میں، معرکہ تیغ و تلوار میں اور عشق و اطاعت نبی ﷺ میں سب سے آگے تھےلیکن آج کا مسلم نوجوان اس کے برعکس ہے بزرگوں کی وہ آنکھیں جو ملت اسلامیہ کے نوجوانوں کی جدائی میں اشک بار ہوتی تھیں وہ آج مسلم نوجوانوں کے گرے ہوئے اخلاق، مذہبی اور معاشی حالات پر روتی

ہیں۔آج بھی اس کی اشد ضرورت ہے کہ مسلم طلبہ کی طرف توجہ دی جائے۔ان کو روحانی طلبہ جماعت میں شامل کر کے روحانہ طلبہ جماعت کی تنظیم کو مستحکم کیا جائے۔ہر ادارے مںن اس کے یونٹ اور برانچز قائم کر کے نوجوانوں کی اصلاح کا اہم فیضہ ادا کیا جائیہ درست ہے''باز با باز کبوتر با کبوتر کند پرواز''یعنی باز اور کبوتر اپنے ہم جنس کے ساتھ پرواز کرتا ہے۔اسی طرح طلبہ کو بھی طلبہ ہی آسانی کے ساتھ اور اچھی طرح سے روحانی طلبہ جماعت پاکستان کے پلیٹ فارم پر جمع کر سکتے ہیں۔جہاں سے وہ اپنی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد مستقل طور پر ہمارے حضرت کی جانب سے دیئے گئے جامعت اصلاح المسلمین پاکستان کے پلیٹ فارم پر آکر اللہ والوں کی اس عظیم روحانی مشن میں مستقل بنیادوں پر کام کرتے رہیں گے جو زیادہ منظم اور زیادہ مضبوط ہوگا۔مسلم نوجوانوں کی بچپن سے تربیت کرنے کے لئے اور انہی میں سے اچھے افراد تلاش کر کے تنظیم کی کام کو روحانی طلبہ جماعت پاکستان ہی اس ذمہ داری کو اچھی طرح انجام دے سکتی ہے اور انشاءاللہ حضرت سوہنا سائیں رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس دعا کے صدقے دن دگنی رات چوگنی ترقی ہتقی رہے گی۔

پھلا پھولا رہے یارب چمن میری امیدوں کا　　　　جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

طلبہ کے ساتھ والدین اور اساتذہ کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ نوجوانوں کی رہنمائی کرتے ہوئے انہیں روحانی طلبہ جماعت کے پلیٹ فارم پر لے کر آئیں اور اپنی دینی اور اخلاقی ذمہ داری کو ادا کریں۔حجرت سوہنا سائیں رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

جب دل می خوف ہو اور خدا کی یاد بھی　　　　تسکین نظر ہوتا ہے مال بھی اور اولاد بھی

مال کو رضائے خدا میں صرف کرنا چاہیے　　　　رنگ دیں اولاد کی سیرت میں بھرنا چاہیے

یقیناً ہر کوئی چاہتا ہے کہ ہم خود بھی اور ہماری اولاد عزیز و اقارب بھی نیک بن جائیں کوشش کرنے کے باوجود یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا جس کا سبب یہ ہے کہ وہ جوہر اور قوت ہمارے اندر نہیں جس سے دوسرے متاثر ہوں وہ قوت اللہ تعالیٰ نے اپنے صادقین بندوں میں رکھی ہےجن کی صحبت میں آنے والے اور نگاہ کرم کے سامنے بیٹھنے والوں کو نصیب ہوتی ہے۔

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی　　　　بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں خصوصاً ایمان والوں سے مخاطب ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:''یایھا الذین امنوا اتقو اللہ و کونوا مع الصدقین'' اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور ساتھ ہو جاؤ صادقین کے

صادقین کا لفظ جو قرآن میں　　　　حق نے فرمایا انہیں کی شان میں

ان کی صحبت مردہ کو زندہ کرے　　　　زندہ ایسا ہو کہ پھر ہرگز نہ مرے

یہ صادقین جن کو ولی اللہ بھی کہا جاتا ہے ان کی صحبت کی فضلیت میں مولانا رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

یک زمانہ صحبت با اولیاء　　　　بہتر از صد سالہ اطاعت بے ریا

یعنی ایک ساعت اللہ کے دوست کی صحبت سو سالہ بے ریا عبادے سے بہتر ہے۔ اسی صحبت کی ہم سب کو اشد ضرورت ہے بلکہ طلبہ کے لئے خصوصی طرح نہایت ہی ضروری ہے۔ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

درس میں نہ ہو شامل نور فیضان نظر جب تک　　　　فقط تدریس کر سکتی نہیں اہل نظر پیدا

غالباً اکبر اللہ آبادی نے بھی فرمایا ہے:

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا　　　　دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

آیئے! اللہ کے کامل ولی، سندھ کے مشہور بزرگ حضرت محمد طاہر المعروف محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی کی قیادت میں کام کرنے والی اصلاحی عالمگیر تنظیم روحانی طلبہ جماعت پاکستان جو حضور سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کرم کا صدقہ ہے اس کا ساتھ دے کر زندگی کے حقیقی مقصد اور سکون قلب کو حاصل کریں۔

ہے مقصد زندگی تیرے دین کی سرفرازی　　　　میں اسی لئے مسلماں اسی لئے نمازی